باب 6

پاکستان کی معیشت کا تعارف
(INTRODUCTION OF PAKISTAN'S ECONOMY)

14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں آیا۔ جغرافیائی لحاظ سے پاکستان دو حصوں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔ دونوں حصوں کے درمیان تقریباً ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا۔ مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی بہترین فصل پیدا ہوتی تھی اور مغربی پاکستان گندم، چاول اور کپاس کی پیداوار کے لیے مشہور تھا لیکن ملک کے دونوں حصوں کی صنعتی بنیاد بہت کمزور تھی، متحدہ ہندوستان کے کل 921 صنعتی یونٹوں میں سے صرف 34 صنعتی یونٹ پاکستان کے حصے میں آئے۔

پاکستان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس میں وسیع میدان ہیں۔ بلند و بالا پہاڑ ہیں۔ دریا پہاڑوں سے اترتے ہیں اور میدانی علاقوں کو سیراب کرتے ہیں اور ہر طرف سبزہ بکھیرتے، فصلوں کے لیے پانی مہیا کرتے سمندر میں جا گرتے ہیں۔ ملک کے دُور دراز علاقوں خصوصاً میدانی علاقوں میں نہروں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ پانی کو ذخیرہ کرنے، بجلی پیدا کرنے اور نہری نظام کو پانی فراہم کرنے کے لیے بڑے بڑے ڈیم ہیں۔ دنیا کے بہترین چاول پیدا کرنے والے، کپاس کا سونا اُگلتے، گنے کی پیداوار سے رونق بخشتے اور دنیا کے بہترین مزے والے پھل پیدا کرتے میدانی علاقے ہیں جو کہ نہ صرف ملکی ضروریات کے پیش نظر پیداوار فراہم کرتے ہیں بلکہ بیرون ملک برآمدات کے لیے خام اشیا اور تیار شدہ مال فراہم کرتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر پاکستان کے محنتی اور جفاکش لوگ ہیں جو کھیتوں میں کام کرتے، پہاڑوں کا سینہ چیرتے، صنعتی میدان میں اپنی محنت سے پیداوار حاصل کرتے، بیرون ملک جا کر اپنے خاندان اور اپنے وطن عزیز کے لیے زرمبادلہ کماتے اور ملک میں بھجواتے ہیں۔ ان سے بھی بڑھ کر پاکستان کا سرمایہ نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو کہ اپنے وطن کو عظیم سے عظیم تر بناتے ہیں۔

6.1 پاکستان کی معیشت کے مختلف شعبوں کا تعارف
(Introduction to Different Sectors of Pakistan's Economy)

پاکستان کی معیشت کے شعبوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

(1) زراعت (Agriculture)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی تقریباً 61 فی صد آبادی دیہات میں آباد ہے۔ جس کا کسی نہ کسی طرح زراعت کے شعبہ کے ساتھ تعلق ہے۔ اس میں سے تقریباً 43.5 فی صد کا تعلق زراعت کے شعبہ سے ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ 79.6 ملین ہیکٹر ہے۔ اس کا صرف 25.2 فی صد قابل کاشت ہے۔ 10 فی صد نیم کاشت شدہ ہے جبکہ تقریباً 3.5 فی صد رقبہ پر جنگلات ہیں، یوں کل 39.8 فی صد رقبہ کسی نہ کسی صورت میں کاشت ہو رہا ہے، باقی 60.2 فی صد صحراؤں اور پہاڑوں پر مشتمل ہے۔

پاکستان کی خام قومی پیداوار (GDP) کا 20.9 فی صد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان کے زرمبادلہ کا تقریباً 65 فی صد

زراعت اور زراعت سے وابستہ صنعتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ زراعت ہماری صنعتوں کے لیے خام مال فراہم کرتی ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت ٹیکسٹائل ہے، جس کا انحصار زراعت پر ہے۔

سال 15-2014 میں زرعی شعبہ میں شرح نمو (Growth Rate) 2.9 فیصد رہی۔ کپاس کی کل پیداوار 13.983 ملین گانٹھ رہی، جبکہ گندم کی پیداوار 24.478 ملین ٹن ہوئی۔ زراعت کی پیداوار کا 25.6 فی صد بڑی فصلوں کپاس، گندم، چاول، گنا، مکئی، جوار، باجرہ، جو، تمباکو وغیرہ پر مشتمل ہے۔

چھوٹی فصلوں (Minor Crops) کا حصہ کل زرعی پیداوار کا 11.1 فی صد ہے۔ اس میں شرح نمو منفی 1.1 فی صد رہی، جبکہ لائیوسٹاک (Livestock) کا حصہ زرعی شعبہ میں 56.3 فی صد ہے اور اس شعبہ میں شرح نمو 4.1 فیصد رہی۔

گذشتہ چند سالوں میں پاکستان کی زراعت کا شعبہ اُتار چڑھاؤ کا شکار رہا ہے۔ ان سالوں میں آب پاشی کے لیے پانی کی کمی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

پاکستان میں فصلیں دو موسموں میں پیدا ہوتی ہیں۔ خریف کی فصلیں اور ربیع کی فصلیں، خریف کا آغاز اپریل تا جون میں ہوتا ہے اور فصل کی کٹائی اکتوبر تا دسمبر میں ہوتی ہے، جبکہ فصل ربیع کا آغاز اکتوبر تا دسمبر ہوتا ہے اور اختتام اپریل مئی میں ہوتا ہے۔

خریف کی فصلوں میں چاول، گنا، کپاس، مکئی، باجرہ اور جوار شامل ہیں جبکہ فصل ربیع میں گندم، چنے، تمباکو، جو وغیرہ شامل ہیں۔ بڑی فصلوں گندم، چاول، کپاس اور گنا کا حصہ 90.4 فی صد ہے جبکہ پورے زرعی شعبہ میں ان کا حصہ 32 فی صد ہے جبکہ چھوٹی فصلوں کا حصہ 11.1 فی صد ہے۔

(2) صنعت (Industry)

پاکستان کی خام قومی پیداوار میں صنعتی شعبہ کا حصہ 20.30 فی صد ہے۔ جبکہ صنعتی شعبے میں مینوفیچرنگ کا حصہ خام قومی پیداوار کا 13.3 فیصد ہے۔ اس میں سے بڑے پیمانے کی صنعتوں کا حصہ 10.6 فیصد اور چھوٹے پیمانے کی صنعت کا حصہ 1.73 فیصد ہے جبکہ تعمیرات شعبہ کا حصہ 5.2 فیصد اور بجلی اور گیس کی تقسیم کا حصہ 2.2 فیصد ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس شعبہ میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ 15-2014 میں اس شعبے کی شرح نمو 3.62 فیصد رہی۔

کل صنعتی پیداوار میں بڑی صنعتوں کا حصہ 69.5 فی صد ہے۔ ان میں سوتی دھاگہ، سوتی کپڑا، چینی، کھادیں، صابن اور کپڑے دھونے کے پاؤڈر، گھی، پکانے کا تیل، سیمنٹ، سگریٹ، چپس، کاریں، ٹریکٹر، موٹر سائیکل، سکوٹر، بائیسکل، پیپر اور پیپر بورڈ، ٹی وی، ٹائر، ریفریجریٹر اور کاسٹک سوڈا شامل ہیں۔

ان صنعتوں کے بارے میں چند اہم معلومات درج ذیل ہیں:

(i) ٹیکسٹائل کی صنعت (Textile Industry)

یہ صنعت پاکستان کی سب سے اہم صنعت ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت کا ملکی برآمدات میں حصہ 54 فیصد ہے۔ اس شعبہ سے پاکستان کے مزدور طبقہ کا 38 فی صد وابستہ ہے۔ اس میں کپاس، روئی اور بنائی رنگائی چھپائی (Printing) اور تیار شدہ کپڑے (Ready

(Made Garments) شامل ہیں۔ دنیا کے دھاگے کی تجارت کا 30 فی صد اور کپڑے کا 8 فی صد پاکستان سے ہوتا ہے۔

اس صنعت میں ہوزری کی مصنوعات، ریڈی میڈ کپڑے، تولیے، ترپال، کینوس، خیمے، مصنوعی ریشہ، آرٹ سلک وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) آٹوموبائل کی صنعت (Automobile Industry)

اس شعبہ میں 18 بڑے یونٹ گاڑیوں کی پیداوار (نئی گاڑیاں بنانا اور پرزے جوڑ کر تیار کرنا) میں مصروف ہیں، 850 دیگر پیداواری یونٹ اس شعبہ کو پرزہ جات فراہم کرتے ہیں۔ گذشتہ سال گاڑیوں کی پیداوار میں 17.02 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ شعبہ کاریں، ٹرک، بسیں، جیپیں، ٹریکٹر، اور موٹر سائیکل وغیرہ تیار کرتے ہیں۔

(iii) کھاد کی صنعت (Fertilizer Industry)

کھاد زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے ایک بہت اہم عنصر ہے، پاکستان میں کھاد پیدا کرنے کے انیس کارخانے کام کر رہے ہیں جو کہ 6.9 ملین ٹن کھاد تیار کرتے ہیں جبکہ ان کی پیداواری گنجائش 8.983 ملین ٹن ہے۔ ان میں سے 6 کارخانے یوریا کھاد تیار کرتے ہیں۔

(iv) رنگ و روغن اور وارنش (Paint and Warnish)

پاکستان میں اس شعبہ میں 22 بڑے کارخانے اور تقریباً 400 چھوٹے کارخانے پیداواری عمل میں مصروف ہیں۔ بڑے کارخانے ملکی ضرورت کا تقریباً 50 فیصد پورا کرتے ہیں جبکہ بقیہ 50 فیصد ضرورت غیر منظم شعبے سے پوری ہوتی ہے۔

(v) سیمنٹ کی صنعت (Cement Industry)

پاکستان کی سیمنٹ کی صنعت بھی بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ ملک کے اندر تعمیراتی شعبہ میں ہونے والی ترقی کے نتیجے میں سیمنٹ کی ملکی ضروریات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ یہ صنعت نہ صرف ملکی ضرورت کو پورا کر رہی ہے بلکہ افغانستان، انڈیا، جنوبی افریقہ، عراق، سری لنکا، تنزانیہ، جیبوتی، موزمبیق، سوڈان اور کینیا کو بھی سیمنٹ برآمد کیا جا رہا ہے۔ 15-2014 میں سیمنٹ کی پیداوار 29 ملین ٹن ہوگئی ہے جو کہ 14-2013 میں 30 ملین ٹن تھی۔

(vi) سرکاری شعبہ کی صنعتیں (Public Sector Industries)

سرکاری شعبہ میں کئی ادارے ملکی صنعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مسلسل مصروف عمل ہیں۔ ان میں نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن (NFC)، پنجاب ایگریکلچر کارپوریشن (PACO)، سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن (SCC)، سٹیٹ انجینئرنگ کارپوریشن (SEC)، پاکستان سٹیل شامل ہیں۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں (SMEs-Small and Medium Enterprises)

چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں کسی بھی ترقی پذیر ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں لیکن پاکستان میں اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ پاکستان میں اس شعبہ کی ترقی کے لیے Small and Medium Enterprises Development

(SMEDA) Authority قائم کی گئی ہے۔ SMEDA کے قیام کا مقصد چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتوں کے فروغ کے لیے اقدامات کرنا ہے تا کہ لوگ اپنے لیے خود روزگار کے مواقع پیدا کر سکیں اور بے روزگاری کا مقابلہ کیا جائے۔ اس ادارہ نے اپنے لیے 7 شعبوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان شعبوں میں موتی اور زیورات (Pearl and Jewellery)، دودھ (Dairy Milk)، زرعی پیداوار کو پراسس کرنا (Agro-processing)، ماہی گیری (Fishries)، فرنیچر (Furniture)، کھیلوں کا سامان (Sports goods)، سمال انجینئرنگ (Small Engineering)، ماربل (Marble) اور گرینائٹ (Granite) شامل ہیں۔ اس مقصد کے لیے یکم جنوری 2002 میں SME بنک کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا مقصد چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے لیے قرضوں کی فراہمی ہے۔

6.2 تجارتی شعبہ کا حصہ (Share of Trade Sector)

2014-15 میں تجارتی خسارہ 13910 ملین ڈالر تھا اس خسارہ کی بڑی وجہ درآمدات میں برآمدات کی نسبت بہت زیادہ اضافہ ہے۔ 2014-15 میں درآمدات میں اضافہ 1.8 فیصد ہوا اور برآمدات میں 5 فیصد کمی ہوئی۔ جس کی وجہ سے تجارتی خسارہ 49.2 فیصد ہو گیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ درآمدات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہے۔

قیام پاکستان کے وقت مغربی پاکستان کپاس اور مشرقی پاکستان پٹ سن برآمد کرتے تھے۔ اس میں سے زیادہ تر برآمدات بھارت کو کی جاتی تھیں۔ اس طرح پاکستان کی برآمدات کا تقریباً 60 فی صد بھارت کو جاتا تھا۔ 1949 میں پاکستان اور بھارت میں کشیدگی کے باعث ان برآمدات میں خاطر خواہ کمی ہوئی اور پاکستان نئی منڈیوں کی تلاش میں برطانیہ، بلجیم، فرانس، جرمنی اور اٹلی کی منڈیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ 1950 میں کوریا جنگ کی وجہ سے پاکستان کی برآمدات میں اچانک اضافہ ہوا۔ بعد کے سالوں میں اس شعبہ میں بہت سی تبدیلیاں آتی گئیں۔ پاکستان نے کئی نئے شعبوں کی طرف توجہ دی۔ اب پاکستان جرمنی، جاپان، بلجیم، ہانگ کانگ، چین کو سوتی دھاگہ برآمد کرتا ہے۔ پاکستان کی 36.3 فی صد برآمدات صرف 5 ملکوں امریکہ، جرمنی، برطانیہ، ہانگ کانگ اور متحدہ عرب امارات کو جاتی ہیں۔ ان میں سے صرف امریکہ کو 25 فی صد برآمدات ہوتی ہیں۔

پاکستان سے برآمد کی جانے والی اشیا میں سوتی کپڑا، چاول، سوتی دھاگہ، چمڑا اور چمڑے کی مصنوعات، قالین، مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات، سبزیاں، پھل، آلات جراحی، کھیلوں کا سامان، ہوزری اور تیار شدہ کپڑے (Ready Made Garments) اور دیگر اشیا شامل ہیں۔

سال 2014-15 کے پہلے 10 ماہ میں پاکستان کی کُل برآمدات (Exports) 20.176 ملین ڈالر جبکہ سال 2014-15 میں پاکستان کی کل درآمدات (Imports) 34.086 ملین ڈالر تھیں جبکہ سال 2013-14 میں ان کی مالیت 34.645 ملین ڈالر تھی۔

پاکستان کی اہم درآمدات میں تیل، کھانے کا تیل، ایلومینیم، سٹیل، ادویات، پلاسٹک، کیڑے مار ادویات، ریشمی دھاگہ، ٹیکسٹائل مشینری، زرعی مشینری، بجلی کی مشینری وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان کی درآمدات بھی زیادہ تر چند ایک ممالک کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ان میں سے تقریباً 60 فیصد صرف دس ممالک کے ساتھ ہیں۔ ان ممالک میں امریکہ، چین، برطانیہ، جرمنی، افغانستان، متحدہ عرب امارات، فرانس، بنگلا دیش، اٹلی اور سپین شامل ہیں۔

6.3 بازارِ حصص (Stock Exchange Market)

کسی ملک کی شرح تعمیر وترقی، صنعتوں کے فروغ، سرمایہ کاری میں اضافہ، روزگار کے مواقع میں اضافہ اور اشیائے ضرورت کی بروقت فراہمی کے لیے ضروری ہے کہ سرمایہ کی منڈی (Capital Market) پوری طرح سے کام کر رہی ہو۔ سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو۔ سرمایہ کار محسوس کریں کہ وہ جو بھی سرمایہ کاری کریں گے وہ محفوظ ہوگی اور کیپیٹل مارکیٹ اُتار چڑھاؤ سے محفوظ رہے گی۔ اس ضمن میں سٹاک مارکیٹ یا بازارِ حصص کا کردار بہت اہم ہے۔

پاکستان میں اس وقت تین سٹاک ایکسچینج کام کر رہی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ کراچی سٹاک ایکسچینج (Karachi Stock Exchange)

2۔ لاہور سٹاک ایکسچینج (Lahore Stock Exchange)

3۔ اسلام آباد سٹاک ایکسچینج (Islamabad Stock Exchange)

(1) کراچی سٹاک ایکسچینج (KSE)

2015 میں کراچی سٹاک ایکسچینج میں 560 کمپنیاں لسٹ پر تھیں اور اس سال 6 نئی کمپنیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ ان میں سے 217 کاٹن اور ٹیکسٹائل کے شعبہ سے تھیں، 159 بنک اور مالیاتی ادارے جبکہ 89 مختلف ادارے تھے۔ کراچی سٹاک ایکسچینج کا کل سرمایہ (Listed Capital) 1177.77 بلین روپے تھا اور 29.1 بلین روپے کے فنڈ گردش میں آئے۔

(2) لاہور سٹاک ایکسچینج (LSE)

لاہور سٹاک ایکسچینج کا قیام 1971 میں عمل میں لایا گیا۔ لاہور سٹاک ایکسچینج میں کل 433 کمپنیاں لسٹ پر ہیں جبکہ 2013-14 میں 4 نئی کمپنیاں رجسٹرڈ ہوئیں اور 2015 میں 8 نئی کمپنیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ LSE کا کل سرمایہ (Listed capital) 1096.1 بلین روپے ہے۔ لاہور سٹاک ایکسچینج (LSE) 2015 میں 4.3 بلین روپے کے فنڈز گردش میں لایا۔

(3) اسلام آباد سٹاک ایکسچینج (ISE)

اسلام آباد سٹاک ایکسچینج کا قیام اگست 1992 میں عمل میں آیا۔ ISE میں 218 کمپنیاں لسٹ پر ہیں۔ ISE 2014-15 میں 6.9 بلین روپے گردش میں لایا۔ ISE کا کل سرمایہ (Listed Capital) 894.4 بلین روپے ہے۔

اس طرح تینوں سٹاک ایکسچینج نے سال 2014-15 میں کل 40.3 بلین روپے گردش (Fund Mobilized) میں لائیں۔

یوں مختلف سٹاک ایکسچینج چھوٹے اور بڑے سرمایہ کاروں میں بچت کو فروغ دینے اور اپنی بچتوں کو سرمایہ کاری کے لیے استعمال کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں، اس کے نتیجے میں بہت بڑی بڑی رقوم سرمایہ کاری کے لیے مہیا ہوتی ہیں، یوں مختلف شعبوں اور صنعتوں کے لیے سرمایہ کی فراہمی کا انتظام ہوتا ہے۔ تھوڑے سرمایہ کے مالکوں میں بھی بڑی بڑی صنعتوں اور اداروں کی ملکیت کا احساس پیدا ہوتا ہے، یوں سٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاری فروغ پاتی ہے اور یہ سرمایہ ملکی سطح پر سرمایہ کاری، روزگار کے مواقع کی فراہمی، اشیائے صرف و سرمایہ کی

رسد میں اضافہ اور سرمایہ کاروں کے لیے منافع کا باعث بنتا ہے۔

6.4 تعلیم اور صحت (Education and Health)

(الف) شعبہ تعلیم (Education Sector)

تعلیم کسی بھی ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی کی منازل طے کرتی ہیں جو تعلیم و تحقیق کے میدان میں آگے ہوتی ہیں' جہالت اور ناخواندگی کسی بھی ملک کی ترقی کے راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں میں تعلیم کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

پاکستان میں شرح خواندگی

بدقسمتی سے پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں شرح خواندگی بہت کم ہے۔ پاکستان میں شرح خواندگی تقریباً 58 فی صد ہے۔ جبکہ شہری علاقوں میں تقریباً 73.2 فی صد آبادی خواندہ ہے اور دیہی علاقوں میں یہ شرح تقریباً 49.2 صد ہے۔ پاکستان میں مردوں میں شرح خواندگی خواتین سے زیادہ ہے۔ خواندہ افراد میں مردوں کی شرح 69 فی صد اور خواتین کی شرح 46 فی صد ہے۔ سندھ اور پنجاب میں شرح خواندگی نسبتاً زیادہ ہے جبکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں کم ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں میں 37.5 فی صد میٹرک سے کم' 10.7 فی صد میٹرک، 4.7 فی صد انٹرمیڈیٹ' 4.3 فی صد گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ ہیں۔

(ب) شعبہ صحت (Health Sector)

صحت کی بنیادی سہولتوں کا حصول ہر فرد کا بنیادی حق ہے' اور تعلیم کے علاوہ صحت کی سہولتوں کی فراہمی بھی حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ دُنیا میں بعض ممالک (خصوصاً سویڈن وغیرہ) تعلیم و صحت کے شعبوں میں اپنے بجٹ کا 50 فی صد تک خرچ کرتے ہیں' اچھی صحت سے اچھی قوم پیدا ہوتی ہے' اور مضبوط و توانا جسم بھی قوم کی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

پاکستان اس معاملہ میں اپنے علاقے کے دیگر ممالک سے بہت پیچھے ہے' مثلاً پاکستان میں اوسط زندگی کا عرصہ 66 سال ہے' سری لنکا میں 75.73 سال اور ملائیشیا میں 73.79 سال ہے۔ نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات پاکستان میں 63.26 فی ہزار ہے۔ بھارت میں 47.6، سری لنکا میں 9.7' تھائی لینڈ میں 16.4 اور ملائیشیا میں 15.0 فی ہزار ہے۔

پورے ملک میں سرکاری شعبہ میں 1142 ہسپتال' 669 دیہی مراکز صحت' 5438 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ جبکہ صرف 5499 ڈسپنسریاں ہیں' ڈاکٹروں کی کل تعداد 1,75,223 ہے۔ یوں 1073 افراد کے لیے اوسطاً صرف ایک ڈاکٹر ہے۔ دانتوں کے ڈاکٹروں کی کل تعداد 15,106 ہے گویا 12,447 لوگوں کے لیے صرف ایک ڈاکٹر ہے۔ نرسوں کی کل تعداد 90,276 ہے۔ اس طرح اوسطاً 2123 لوگوں کے لیے صرف ایک نرس ہے۔ ان ڈاکٹر' نرسوں' ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی زیادہ تر تعداد شہری علاقوں میں ہے۔ جبکہ دیہی علاقوں میں صحت عامہ کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لیے دیہی علاقوں میں خصوصاً اور شہری علاقوں میں لوگوں کو نیم حکیم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے جو کہ اکثر اوقات صحت کو بہتر کرنے کے بجائے خراب کرنے کا باعث بنتے ہیں گویا پاکستان میں صحت کے شعبہ میں

درج ذیل خامیاں پائی جاتی ہیں۔

(الف) دیہی اور شہری علاقوں میں سہولتوں کا فرق۔

(ب) صحت کی سہولتوں کا ناکافی ہونا۔

(ج) صحت کی سہولتوں کا فقدان

پاکستان میں صحت کی سہولتوں کی فراہمی پر حکومتی اخراجات علاقے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر صحت کے شعبہ میں کئے جانے والے کل اخراجات پاکستان کی خام قومی پیداوار کا صرف 0.6 فی صد بنتے ہیں جو کہ بہت ہی کم ہیں عالمی ادارہ صحت کی سفارشات کے مطابق پاکستان میں صحت کی سہولتوں کی فراہمی کے لیے کم از کم 34 ڈالر فی کس اخراجات درکار ہیں، لیکن حقیقتاً بہت ہی کم رقم اس شعبہ پر صرف کی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں مختلف بیماریوں اور ان کے نتیجے میں ہونے والی شرح اموات بہت زیادہ ہیں۔

مشقی سوالات

سوال 1: نیچے دیئے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ پاکستان کی دیہات میں رہنے والی آبادی کی شرح ہے۔

(الف) 61% (ب) 72.5%

(ج) 63.5% (د) 80.5%

2۔ پاکستان میں جنگلات کا کل رقبہ ہے۔

(الف) 5% (ب) 3.5%

(ج) 7.6% (د) 9.6%

3- پاکستان کی قومی پیداوار میں زراعت کا حصہ ہے۔

(الف) 25.2% (ب) 20.9%

(ج) 18.2% (د) 28.4%

4۔ پاکستان میں فصلوں کے موسم ہوتے ہیں۔

(الف) بہار اور خریف (ب) خزاں اور حریف

(ج) ربیع اور خریف (د) خریف

5۔ پاکستان کی خام قومی پیداوار میں صنعتی شعبہ کا حصہ ہے۔

(الف) 22.2% (ب) 20.30%

(ج) 14.3% (د) 24.3%

6۔ ٹیکسٹائل کی صنعت کا ملکی برآمدات میں حصہ ہے۔

(الف) 77% (ب) 54%

(ج) 57% (د) 53%

7۔ پاکستان میں کھاد بنانے والے کارخانوں کی تعداد ہے۔

(الف) 15 (ب) 19

(ج) 25 (د) 27

8۔ پاکستان سیمنٹ برآمد کرتا ہے۔

(الف) سعودی عرب کو (ب) ایران کو

(ج) افغانستان کو (د) ترکی کو

9۔ چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتوں کے فروغ کے لیے پاکستان میں بنک قائم کیا گیا ہے:

(الف) SMEDA (ب) SME

(ج) MCB (د) HBL

10۔ کوریا کی جنگ کی وجہ سے پاکستانی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

(الف) 1955 (ب) 1951

(ج) 1949 (د) 1960

سوال 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہیں پر کریں۔

1۔ پاکستان کی برآمدات میں سب سے زیادہ حصہ ____________ کا ہے۔

2۔ پاکستان میں ____________ سٹاک ایکسچینج ہیں۔

3۔ پاکستان کی سٹاک ایکسچینجوں کے نام ________ ، ________ اور ________ ہیں۔

4۔ اسلام آباد میں سٹاک ایکسچینج کا قیام سال ____________ میں عمل میں لایا گیا۔

5۔ کسی ملک کے لیے جنگلات کا رقبہ کل رقبے کا کم سے کم ____________ ہونا چاہیے۔

6۔ پاکستان میں جنگلات کا رقبہ ____________ فی صد ہے۔

7۔ پاکستان میں فصلیں موسم ____________ اور موسم ____________ کے حساب سے بوئی جاتی ہیں۔

8۔ پاکستان کی سب سے زیادہ نقد آور فصلیں ہیں: ________ ، ________ ، ________

اور ________ ۔

سوال3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے دُرست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
زراعت	ٹیکسٹائل	
صنعت	کراچی، لاہور، اسلام آباد	
پاکستان کی سب سے بڑی صنعت	SMEs	
سٹاک ایکسچینج	خوردنی تیل، ادویات وغیرہ	
چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں	کپاس	
پاکستان کی درآمدات	20.9فی صد	
شرح خواندگی	20.30فی صد	
شعبہ صحت میں خرچ	0.6فی صد	
	سٹاک ایکسچینج	
	58فی صد	

سوال4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

1- پاکستان میں زراعت کی اہمیت پر تین لائنیں لکھیئے۔

2- پاکستان کی معیشت میں زراعت، صنعت اور تجارت کے حصے بیان کیجئے۔

3- پاکستان میں کونسی فصلیں پیدا ہوتی ہیں؟

4- پاکستان کی اہم صنعتیں کون سی ہیں؟

سوال5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

1- پاکستان کی چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں کونسی ہیں؟

2- پاکستان کی اہم درآمدات کون سی ہیں؟

3- پاکستان کی اہم برآمدات کون سی ہیں؟

4- پاکستان میں شرح خواندگی کی صورت حال تفصیل سے بیان کریں۔

5- پاکستان کی سٹاک مارکیٹوں پر تفصیلی نوٹ تحریر کیجئے۔